سنن ہدی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

منظور احمد

دارالافتاء ادارہ غفران راولپنڈی

(۱)...... سنن ہدی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان افعال کو کہتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور عبادت کے سرانجام دئے ہوں، اور حکم اس کا یہ ہے کہ ان کے ترک کرنے پر عتاب ہے، عقاب نہیں۔ اور سنن زوائد (جن کو سنن عادیہ بھی کہتے ہیں) وہ ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور عادت کے سرانجام دیا ہو اور ان کا حکم یہ ہے کہ ان کے نہ کرنے والے پر کسی قسم کا کوئی عتاب نہیں ہوتا۔ تعریفات سے معلوم ہو رہا ہے کہ سنن ہدی اور سنن زوائد میں ما بہ الامتیاز چیز عبادت اور عادت ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ سنن غیر مؤکدہ سنن ہدی میں داخل ہیں یا سنن عادیہ میں؟ اگر سنن ہدی میں داخل ہیں تو کیا پھر سنن غیر مؤکدہ کا چھوڑنا بھی موجب عتاب ہے جیسا کی سنن ہدی کی تعریف سے معلوم ہو رہا ہے، اگر اس کے باوجود سنن غیر مؤکدہ سنن ہدی میں داخل ہیں تو پھر سنن ہدی کی ایسی جامع مانع تعریف باحوالہ نقل کر دیجئے جو سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ دونوں کو شامل ہو، اور اگر سنن غیر مؤکدہ سنن عادیہ میں سے ہیں تو پھر اشکال یہ ہوتا ہے کہ سنن عادیہ تو وہ سنتیں ہیں جن کو حضور اقدس ﷺ نے بطور عادت کے کیا ہو حالانکہ سنت غیر مؤکدہ تو بطور عادت نہیں بلکہ عبادت کے طور پر ادا کی جاتی ہے جیسے عصر سے پہلے کی چار سنتیں وغیرہ۔

(۲)...... نیز کیا سنت مؤکدہ کے مسلسل ترک کی عادت بنا لینے والے کو بدنی سزا ہوگی یا نہیں؟

مستفتی کلیم اللہ ، دورہ حدیث

باب العلوم کہروڑ پکا

الجواب حامداً مصلیا

فقہاء حنفیہ نے عبادت کی جو تقسیم کی ہے اس کے اعتبار سے عبادت کی مجموعی طور پر چار قسمیں بنتی ہیں ،ایک فرض ،دوسری واجب، تیسری سنت اور چوتھی مستحب اور نفل یا مندوب۔

اس تقسیم کے اعتبار سے علامہ شامی نے سنت کی تعریف اس طرح بیان فرمائی ہے کہ :

" ماواظب علیها النبی ﷺ او خلفاؤه من بعده.(رد المحتار ،کتاب الصوم،سبب صوم رمضان) ۔"

اور علامہ ابن نجیم نے سنت کی تعریف اس طرح بیان کی ہے کہ:

" والذی ظهر للعبد الضعیف:ان السنة ماواظب علیها النبی ﷺ لکن ان کانت لا مع الترک فهی دلیل السنة المؤکدة،وان کانت مع الترک احیاناً فهی دلیل غیر المؤکده،وان اقترنت بالانکار علی من لم یفعله فهی دلیل الوجوب " . (البحر الرائق،سنن الوضوء ج ا ص ۵۲) " .

اور مستحب کی تعریف بعض فقہاء نے یہ بیان کی ہے کہ:

" ما فعله النبی ﷺ مرة وترکه اخری.(البحر الرائق،سنن الوضوء ج ا ص ۱ ۰ ۱) " .

لیکن علامہ ابن نجیم نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ اس کام کو شامل نہیں جس کی حضور اقدس ﷺ نے ترغیب دی ہو مگر خود نہ کیا ہو۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ

" فالاولی ما علیه الاصولیون من عدم الفرق بین المستحب والمندوب،وان ما واظب ﷺ علیه مع ترک ما بلا عذر سنة،وما لم یواظب علیه مندوب ومستحب،وان لم یفعل بعد مارغب فیه (البحر الرایق حواله بالا) .

اور علامہ شامی فرماتے ہیں:۔

" فالاولی مافی التحریر ان ما واظب علیه مع ترک ما بلا عذر سنة،ومالم یواظب علیه مندوب ومستحب وان لم یفعله بعد ما رغب فیه " . (رد المحتار،سنن الوضوء ج ا ص ۳۳۴) .

دوسری جگہ وہ فرماتے ہیں:

" والمراد ایضاً المواظبة ولو حکماًلیدخل التراویح،ردالمحتار ج ا ص ۱۰۴ " .

اس سے معلوم ہوا کہ سنت اس کام کو کہتے ہیں کہ جس پر حضور اقدس ﷺ نے مواظبت کی ہو اگر چہ حکماً ہی ہو،اور سنت مؤکدۃ اس کام کو کہتے ہیں کہ جس پر ایسی مواظبت کی ہو کہا سے کبھی بغیر عذر کہ ترک نہ کیا ہو اور اس کے وجوب کا کوئی قرینہ موجود نہ ہو۔اور سنت غیر مؤکدۃ اسے کہتے ہیں کہ جس پر مواظبت تو کی ہو مگر کبھی بغیر عذر کے چھوڑ بھی دیا ہو۔اور مندوب یا مستحب اس کام کو کہا جاتا ہے کہ جس پر آپ ﷺ نے مواظبت نہ کی ہو،یا عمل تو نہ کیا ہو مگر اس کی رغبت ظاہر فرمائی ہو۔بعض اوقات مندوب یا مستحب پر بھی سنت کا اطلاق کر دیا جاتا ہے،اور اس کے برعکس سنت غیر مؤکدہ پر مندوب کا اطلاق بھی،اور یہ اطلاق تعریف کی بجائے اشتراک حکم کی وجہ سے ہوتا ہے۔

یہ تقسیم چونکہ عبادت کی ہے اور سنت غیر مؤکدۃ بھی چونکہ سنتِ عبادت ہے لہٰذا وہ سنت کی تعریف میں شامل ہے۔

ان کے احکام یہ ہیں کہ سنت مؤکدۃ کا ترک مکروہ تحریمی ہے،اور تاکید کی شدت اور کمی کی وجہ سے کراہت میں بھی شدت اور کمی ہوگی،البتہ اگر کسی عذر کی وجہ سے ترک کیا جائے تو مکروہ نہیں۔اور سنت غیر مؤکدۃ کا ترک مکروہ تنزیہی ہے۔اور مستحب کا ترک مکروہ تنزیہی سے بھی کم یعنی خلاف اولی ہے،چنانچہ علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" قَالَ فِی الْبَحْرِ عِنْدَ قَوْلِهِ وَعَلَی بِسَاطٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ :الْحَاصِلُ أَنَّ السُّنَّةَ إنْ كَانَتْ مُؤَكَّدَةً قَوِيَّةً لَا يَبْعُدُ كَوْنُ تَرْكِهَا مَكْرُوهًا تَحْرِيمًا، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ مُؤَكَّدَةٍ فَتَرْكُهَا مَكْرُوهٌ تَنْزِيهًا .وَأَمَّا الْمُسْتَحَبُّ أَوْ الْمَنْدُوبُ فَيَنْبَغِي أَنْ يُكْرَهَ تَرْكُهُ أَصْلًا،لِقَوْلِهِمْ، يُسْتَحَبُّ يَوْمَ الْأَضْحَى أَنْ لَا يَأْكُلَ أَوَّلًا إلَّا مِنْ أُضْحِيَّتِهِ؛ وَلَوْ أَكَلَ مِنْ غَيْرِهَا لَمْ يُكْرَهْ، فَلَمْ يَلْزَمْ مِنْ تَرْكِ الْمُسْتَحَبِّ ثُبُوتُ الْكَرَاهَةِ إلَّا أَنَّهُ يُشْكِلُ عَلَيْهِ قَوْلُهُمْ الْمَكْرُوهُ تَنْزِيهًا مَرْجِعُهُ إلَى خِلَافِ الْأَوْلَى، وَلَا شَكَّ أَنَّ تَرْكَ الْمُسْتَحَبِّ خِلَافُ الْأَوْلَى .اهـ " .

" أَقُولُ :لَكِنْ صَرَّحَ فِی الْبَحْرِ فِی صَلَاةِ الْعِيدِ عِنْدَ مَسْأَلَةِ الْأَكْلِ بِأَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِنْ تَرْكِ الْمُسْتَحَبِّ ثُبُوتُ الْكَرَاهَةِ إذْ لَا بُدَّ لَهَا مِنْ دَلِيلٍ خَاصٍّ اهـ وَأَشَارَ إلَى ذَلِكَ فِی التَّحْرِيرِ الْأُصُولِيِّ، بِأَنَّ خِلَافَ الْأَوْلَى مَا لَيْسَ فِيهِ صِيغَةُ نَهْيٍ كَتَرْكِ صَلَاةِ الضُّحَى بِخِلَافِ الْمَكْرُوهِ تَنْزِيهًا .اهـ .وَالظَّاهِرُ أَنَّ خِلَافَ الْأَوْلَى أَعَمُّ، فَكُلُّ مَكْرُوهٍ تَنْزِيهًا خِلَافُ الْأَوْلَى وَلَا عَكْسَ لِأَنَّ خِلَافَ الْأَوْلَى قَدْ لَا يَكُونُ مَكْرُوهًا حَيْثُ لَا دَلِيلَ خَاصٌّ كَتَرْكِ صَلَاةِ الضُّحَى .وَبِهِ يَظْهَرُ أَنَّ كَوْنَ تَرْكِ الْمُسْتَحَبِّ رَاجِعًا إلَى خِلَافِ الْأَوْلَى لَا يَلْزَمُ مِنْهُ أَنْ يَكُونَ مَكْرُوهًا إلَّا بِنَهْيٍ خَاصٍّ لِأَنَّ الْكَرَاهَةَ حُكْمٌ شَرْعِيٌّ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ دَلِيلٍ، وَاَللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ "

7

(رد المحتار مکروهات الصلاة،مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب) .

مگر واضح رہے کہ علامہ شامی کی تصریح کے مطابق سنت مؤکدۃ کا ترک مکروہ تحریمی تب ہے جبکہ اس کو عادت بنالیا جائے ،کبھی کبھار ترک کرنا مکروہ تحریمی نہیں، چنانچہ علامہ شامی فرماتے ہیں:

" قُلْت :لَكِنْ كَوْنَهُ سُنَّةً مُؤَكَّدَةً لا يَسْتَلْزِمُ الْإِثْمَ بِتَرْكِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً بِلَا عُذْرٍ، فَيَتَعَيَّنُ تَقْيِيدُ التَّرْكِ بِالِاعْتِيَادِ وَالْإِصْرَارِ تَوْفِيقًا بَيْنَ كَلَامِهِمْ كَمَا قَدَّمْنَاهُ " .

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،واجبات الصلاۃ ج ا ص ۴۷۴) .

اب تک کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ سنت مؤکدۃ اور غیر مؤکدۃ دونوں سنتِ عبادت کی قسمیں ہیں ،البتہ ان دونوں کہ سنت عبادت ہونے کے ساتھ ان میں فرق کے لئے جیسے مؤکدۃ اور غیر مؤکدۃ کا لفظ بولا جاتا ہے،اسی طرح سنت مؤکدۃ کو سنت ہدیٰ اور سنت غیر مؤکدۃ کو سنت زائدہ بھی کہا جاتا ہے۔سنت مؤکدۃ کو سنت ہدیٰ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اختیار کرنا ہدایت ہے اور اسے چھوڑنا گمراہی ہے،اسی کو دوسرے الفاظ میں فقہاء نے یوں بھی تعبیر کیا ہے کہ اسے اختیار کرنا ہدایت یعنی دین کی تکمیل اور چھوڑنا مکروہ ہے۔سنتِ غیر مؤکدۃ کو سنت زائدہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا تکمیل دین میں اور تکمیل فرائض میں دخل نہیں ہے، بلکہ وہ ایک زائد عبادت ہے، جیسے نفل کو نفل اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نفل کا معنیٰ ہے زائد، یہ بھی چونکہ دین وفرائض کی مکمل نہیں بلکہ اس سے زائد ایک عبادت ہے اس وجہ سے اُسے نفل کہتے ہیں۔چنانچہ علامہ طحطاوی فرماتے ہیں:

" وهي المؤكدة إن كان النبي صلى الله عليه وسلم تركها أحيانا "كالأذان والإقامة والجماعة والسنن الرواتب والمضمضة والإستنشاق ويلقبونها بسنة الهدى أى أخذها هدى وتركها ضلالة أى أخذها من تكميل الهدى أى الدين ويتعلق بتركها كراهة وإساءة قال القهستاني حكمها كالواجب في المطالبة في الدنيا إلا أن تاركه يعاقب وتاركها يعاتب اهـ وفي الجوهرة عن القنية تاركها فاسق وجاحدها مبتدع وفي التلويح ترك السنة المؤكدة قريب من الحرام يستحق به حرمان الشفاعة لقوله صلى الله عليه وسلم" :من ترك سنتي لم ينل شفاعتي "وفي شرح المنار للشيخ زين الأصح أنه يأثم بترك المؤكدة لأنها في حكم الواجب والإثم مقول بالتشكيك فهو في الواجب أقوى منه في السنة المؤكدة اهـ وقيل الإثم منوط بإعتياد الترك وصحح وقيل لا إثم أصلا قوله" :وأما التي لم يواظب عليها "كأذان المنفرد وتطويل القراءة في الصلاة فوق الواجب ومسح الرقبة في الوضوء والتيامن وصلاة وصوم وصدقة تطوع ويلقبونها

بالسنة الزائدة وهي المستحب والمندوب والأدب من غير فرق بينها عند الأصوليين .

(حاشية الطحطاوي على المراقي ،فصل في سنن الوضوء ج ا ص ۶۴) .

اس سے یہ ثابت ہوا کہ سنن غیر مؤکدۃ کو زوائد کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ عبادت نہیں ،لہذا فقہاء نے یہ جو فرمایا ہے کہ مستحب اور مندوب کا درجہ سنن زوائد سے کم ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ سنن غیر مؤکدۃ سے کم ہے، چنانچہ علامہ شامی فرماتے ہیں:

" مَطْلَبٌ لَا فَرْقَ بَيْنَ الْمَنْدُوبِ وَالْمُسْتَحَبِّ وَالنَّفْلِ وَالتَّطَوُّعِ (قَوْلُهُ :وَيُسَمَّى مَنْدُوبًا وَأَدَبًا) زَادَ غَيْرُهُ وَنَفْلًا وَتَطَوُّعًا، وَقَدْ جَرَى عَلَى مَا عَلَيْهِ الْأُصُولِيُّونَ، وَهُوَ الْمُخْتَارُ مِنْ عَدَمِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُسْتَحَبِّ وَالْمَنْدُوبِ وَالْأَدَبِ كَمَا فِي حَاشِيَةِ نُوحٍ أَفَنْدِي عَلَى الدُّرَرِ؛ فَيُسَمَّى مُسْتَحَبًّا مِنْ حَيْثُ إنَّ الشَّارِعَ يُحِبُّهُ وَيُؤْثِرُهُ، وَمَنْدُوبًا مِنْ حَيْثُ إنَّهُ بَيَّنَ ثَوَابَهُ وَفَضِيلَتَهُ؛ مِنْ نَدْبِ الْمَيِّتِ :وَهُوَ تَعْدِيدُ مَحَاسِنِهِ، وَنَفْلًا مِنْ حَيْثُ إنَّهُ زَائِدٌ عَلَى الْفَرْضِ وَالْوَاجِبِ، وَيَزِيدُ بِهِ الثَّوَابُ، وَتَطَوُّعًا مِنْ حَيْثُ إنَّ فَاعِلَهُ يَفْعَلُهُ تَبَرُّعًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُؤْمَرَ بِهِ حَتْمًا اهـ مِنْ شَرْحِ الشَّيْخِ إسْمَاعِيلَ عَلَى الْبُرْجَنْدِيِّ وَقَدْ يُطْلَقُ عَلَيْهِ اسْمُ السُّنَّةِ وَصَرَّحَ الْقُهُسْتَانِيُّ بِأَنَّهُ دُونَ سُنَنِ الزَّوَائِدِ .قَالَ فِي الْإِمْدَادِ :وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ عَلَى الْفِعْلِ وَعَدَمُ اللَّوْمِ عَلَى التَّرْكِ .اهـ "

(رد المحتار مع الدر المختار ،فصل في سنن الوضوء ج ا ص ۱۲۳) .

سنن غیر مؤکدۃ کو سنن زوائد کہنے کا مطلب بعض حضرات نے یہ سمجھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سنن عبادت نہیں بلکہ سنن عادت ہے، اس غلط فہمی کی وجہ سے ان کو چند اشکالات ہوئے، جن کو علامہ شامی نے ذکر کر کے بعض کا جواب بھی دیا ہے۔

(۱)...... یہ جو کہا گیا ہے کہ نفل اور مستحب کا درجہ سنن زوائد سے کم ہے اس پر اشکال ہوتا ہے کہ مندوب اور نفل عمل تو عبادت ہے جبکہ سنن زوائد عادت کے قبیل سے ہیں، تو عادت کا درجہ عبادت سے کیسے زیادہ ہو سکتا ہے؟ چنانچہ نفل حج کا درجہ تعمل اور ترجل میں تیامن سے کم نہیں۔

(۲)...... نفل اور سنن زوائد میں حکم کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کا ترک مکروہ نہیں البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ نفل عبادت ہے اور سنن زوائد عادت ہیں، لیکن اس پر اشکال ہوتا ہے کہ عبادت اور عادت میں فرق اخلاص کی نیت سے ہوتا ہے جبکہ حضور اقدس ﷺ کے تمام افعال نیت اخلاص پر مشتمل ہوتے تھے، اس وجہ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

(۳)...... سنن زوائد کی مثالوں میں فقہاء کرام نے حضور اقدس ﷺ کے قراۃ، رکوع اور سجدہ کو طویل کرنا بھی شمار کیا ہے، حالانکہ یہ

سب عبادت ہیں، اس کا جواب یہ دیا کہ ان کا سنن زوائد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ان پر اس طرح مواظبت کی کہ وہ آپ کی عادت بن گئی۔

لیکن اگر اس بات کو سامنے رکھا جائے سنن غیر مؤکدۃ کو سنن زوائد کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ عادت ہیں بلکہ وہ ہیں تو عبادت ہی، البتہ ان کو سنن زوائد اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ مکملات ومتممات دین نہیں ہیں تو نہ سابقہ اشکال ہوتے ہیں اور نہ ان کے جواب میں جو تکلف کیا گیا ہے اس کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب اس کو عبادت شمار کرلیا گیا تو یہ بات بالکل صحیح ہے کہ مستحب کا درجہ سنن زوائد سے کم ہے، اور نفل وسنن زوائد (سنن غیر مؤکدۃ) میں تعریف کے اعتبار سے فرق واضح ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کا قراۃ، رکوع اور سجدے کو طویل کرنا سنن زوائد یعنی غیر مؤکدۃ میں سے اور عبادت بھی ہے، اس کو زوائد کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ فرض اور واجب مقدار سے زائد ہے، لہٰذا اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ آپ ﷺ نے ان پر اتنی مواظبت کی ہے کہ یہ آپ کی عادت بن گئی اس وجہ سے ان کو سنن زوائد کہا گیا ہے، کیونکہ عادت بن جانے سے اس کی عبادت ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ علامہ شامی کی عبارت ملاحظہ ہو:

مَطْلَبٌ فِي السُّنَّةِ وَتَعْرِيفِهَا، وَالسُّنَّةُ نَوْعَانِ :سُنَّةُ الْهُدَى، وَتَرْكُهَا يُوجِبُ إسَاءَةً وَكَرَاهِيَةً كَالْجَمَاعَةِ وَالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَنَحْوِهَا .وَسُنَّةُ الزَّوَائِدِ، وَتَرْكُهَا لَا يُوجِبُ ذَلِكَ كَسِيَرِ النَّبِيِّ -عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ- فِي لِبَاسِهِ وَقِيَامِهِ وَقُعُودِهِ .وَالنَّفَلُ وَمِنْهُ الْمَنْدُوبُ يُثَابُ فَاعِلُهُ وَلَا يُسِيءُ تَارِكُهُ، قِيلَ :وَهُوَ دُونَ سُنَنِ الزَّوَائِدِ.

وَيَرِدُ عَلَيْهِ أَنَّ النَّفَلَ مِنْ الْعِبَادَاتِ وَسُنَنُ الزَّوَائِدِ مِنْ الْعَادَاتِ، وَهَلْ يَقُولُ أَحَدٌ إنَّ نَافِلَةَ الْحَجِّ دُونَ التَّيَامُنِ فِي التَّنَعُّلِ وَالتَّرَجُّلِ، كَذَا حَقَّقَهُ الْعَلَّامَةُ ابْنُ الْكَمَالِ فِي تَغْيِيرِ التَّنْقِيحِ وَشَرْحِهِ.

أَقُولُ :فَلَا فَرْقَ بَيْنَ النَّفْلِ وَسُنَنِ الزَّوَائِدِ مِنْ حَيْثُ الْحُكْمُ؛ لِأَنَّهُ لَا يُكْرَهُ تَرْكُ كُلٍّ مِنْهُمَا، وَإِنَّمَا الْفَرْقُ كَوْنُ الْأَوَّلِ مِنْ الْعِبَادَاتِ وَالثَّانِي مِنْ الْعَادَاتِ، لَكِنْ أَوْرَدَ عَلَيْهِ أَنَّ الْفَرْقَ بَيْنَ الْعِبَادَةِ وَالْعَادَةِ هُوَ النِّيَّةُ الْمُتَضَمِّنَةُ لِلْإِخْلَاصِ، كَمَا فِي الْكَافِي وَغَيْرِهِ، وَجَمِيعُ أَفْعَالِهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مُشْتَمِلَةٌ عَلَيْهَا كَمَا بُيِّنَ فِي مَحَلِّهِ.

وَأَقُولُ :قَدْ مَثَّلُوا لِسُنَّةِ الزَّوَائِدِ أَيْضًا بِتَطْوِيلِهِ -عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ- الْقِرَاءَةَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، وَلَا شَكَّ فِي كَوْنِ ذَلِكَ عِبَادَةً، وَحِينَئِذٍ فَمَعْنَى كَوْنِ سُنَّةِ الزَّوَائِدِ عَادَةً أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَاظَبَ عَلَيْهَا حَتَّى صَارَتْ عَادَةً لَهُ وَلَمْ يَتْرُكْهَا إلَّا أَحْيَانًا؛ لِأَنَّ السُّنَّةَ هِيَ الطَّرِيقَةُ الْمَسْلُوكَةُ فِي الدِّينِ، فَهِيَ فِي نَفْسِهَا عِبَادَةٌ وَسُمِّيَتْ عَادَةً لِمَا ذَكَرْنَا .وَلَمَّا لَمْ تَكُنْ مِنْ مُكَمِّلَاتِ الدِّينِ وَشَعَائِرِهِ سُمِّيَتْ سُنَّةَ الزَّوَائِدِ،

بِخِلَافِ سُنَّةِ الْهُدٰى، وَهِيَ السُّنَنُ الْمُؤَكَّدَةُ الْقَرِيبَةُ مِنَ الْوَاجِبِ الَّتِي يُضَلَّلُ تَارِكُهَا؛ لِأَنَّ تَرْكَهَا اسْتِخْفَافٌ بِالدِّينِ، وَبِخِلَافِ النَّفْلِ فَإِنَّهُ كَمَا قَالُوا مَا شُرِعَ لَنَا زِيَادَةً عَلَى الْفَرْضِ وَالْوَاجِبِ وَالسُّنَّةِ بِنَوْعَيْهَا؛ وَلِذَا جَعَلُوا قِسْمًا رَابِعًا، وَجَعَلُوا مِنْهُ الْمَنْدُوبَ وَالْمُسْتَحَبَّ، وَهُوَ مَا وَرَدَ بِهِ دَلِيلُ نَدْبٍ يَخُصُّهُ، كَمَا فِي التَّحْرِيرِ؛ فَالنَّفْلُ مَا وَرَدَ بِهِ دَلِيلُ نَدْبٍ عُمُومًا أَوْ خُصُوصًا وَلَمْ يُوَاظِبْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-؛ وَلِذَا كَانَ دُونَ سُنَّةِ الزَّوَائِدِ، كَمَا صَرَّحَ بِهِ فِي التَّنْقِيحِ. وَقَدْ يُطْلَقُ النَّفْلُ عَلَى مَا يَشْمَلُ السُّنَنَ الرَّوَاتِبَ، وَمِنْهُ قَوْلُهُمْ: بَابُ الْوَتْرِ وَالنَّوَافِلِ، وَمِنْهُ تَسْمِيَةُ الْحَجِّ نَافِلَةً لِأَنَّ النَّفْلَ الزِّيَادَةُ، وَهُوَ زَائِدٌ عَلَى الْفَرْضِ مَعَ أَنَّهُ مِنْ شَعَائِرِ الدِّينِ الْعَامَّةِ، وَلَا شَكَّ أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنْ تَثْلِيثِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ فِي الْوُضُوءِ وَمِنْ رَفْعِهِمَا لِلتَّحْرِيمَةِ مَعَ أَنَّهُمَا مِنَ السُّنَنِ الْمُؤَكَّدَةِ، فَتَعَيَّنَ مَا قُلْنَا، وَبِهِ انْدَفَعَ مَا أَوْرَدَهُ ابْنُ الْكَمَالِ، فَاغْتَنِمْ تَحْقِيقَ هَذَا الْمَحَلِّ فَإِنَّكَ لَا تَجِدُهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْكِتَابِ، وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ. (رد المحتار كتاب الطهارة ،سنن الوضوء ج ۱ ص ۱۰۳).

مذکورہ تفصیل سے سنن ہدیٰ کی تعریف بھی واضح ہوجاتی ہے وہ یہ کہ ہر وہ کام جس پر حضور اقدس ﷺ نے بطور عبادت کے اس طرح مواظبت کی ہو کہ اسے کبھی بغیر عذر کے ترک نہ کیا ہو اور اس میں کوئی وجوب کا قرینہ نہ پایا جائے، جس کا حکم یہ ہے کہ اس کا چھوڑنا موجب عتاب ہے۔ اور یہ بھی واضح ہوجاتا ہے سنن غیر مؤکدۃ سنن زوائد میں شامل ہیں، اور ان کا ترک موجب عتاب نہیں۔

اس تفصیل سے صوم یوم عاشوراء کو سنن زوائد میں شمار کرنے پر بھی کوئی اشکال نہ ہوگا کیونکہ وہ سنن غیر مؤکدۃ میں سے ہے چنانچہ علامہ شامی نے اسے سنن زوائد میں شمار کیا ہے، ان کی عبارت یہ ہے:

قَدَّمْنَا فِي بَحْثِ سُنَنِ الْوُضُوءِ تَحْقِيقَ الْفَرْقِ بَيْنَ السُّنَّةِ وَالْمَنْدُوبِ. وَأَنَّ السُّنَّةَ مَا وَاظَبَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَوْ خُلَفَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَهِيَ قِسْمَانِ: سُنَّةُ الْهُدٰى وَتَرْكُهَا يُوجِبُ الْإِسَاءَةَ وَالْكَرَاهَةَ كَالْجَمَاعَةِ وَالْأَذَانِ. وَسُنَّةُ الزَّوَائِدِ كَسِيَرِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي لِبَاسِهِ وَقِيَامِهِ وَقُعُودِهِ وَلَا يُوجِبُ تَرْكُهَا كَرَاهَةً. وَالظَّاهِرُ أَنَّ صَوْمَ عَاشُورَاءَ مِنَ الْقِسْمِ الثَّانِي بَلْ سَمَّاهُ فِي الْخَانِيَّةِ مُسْتَحَبًّا فَقَالَ: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ بِصَوْمِ يَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ يَوْمٍ بَعْدَهُ لِيَكُونَ مُخَالِفًا لِأَهْلِ الْكِتَابِ وَنَحْوُهُ فِي الْبَدَائِعِ، بَلْ مُقْتَضَى مَا وَرَدَ مِنْ أَنَّ صَوْمَهُ كَفَّارَةٌ لِلسَّنَةِ الْمَاضِيَةِ وَصَوْمَ عَرَفَةَ كَفَّارَةٌ لِلْمَاضِيَةِ وَالْمُسْتَقْبَلَةِ كَوْنُ صَوْمِ عَرَفَةَ آكَدَ مِنْهُ وَإِلَّا لَزِمَ كَوْنُ الْمُسْتَحَبِّ أَفْضَلَ مِنَ السُّنَّةِ وَهُوَ خِلَافُ الْأَصْلِ تَأَمَّلْ.

(ردالمحتار ، کتاب الصوم ،سبب صوم رمضان) .

دوسری تقسیم نبی کریم ﷺ کے مطلقاً افعال کی ہے، جن پر آپ ﷺ نے اس طرح مواظبت فرمائی ہے کہ انہیں کبھی بلا عذر ترک نہیں فرمایا۔ ان افعال کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ افعال کہ جن آپ ﷺ نے بطور عبادت کے مواظبت فرمائی ہے جیسے جماعت، اذان اور اقامت وغیرہ، یہ سنن عبادت ہیں، انہیں سنن ہدیٰ بھی کہا جاتا ہے اور سنت مؤکدۃ بھی۔ دوسری قسم کے وہ افعال ہیں کہ جن پر آپ ﷺ نے بطور عادت کے مواظبت فرمائی ہے، یہ سنن عادیہ ہیں، جن کو سنن زوائد بھی کہا جاتا ہے، یہاں زوائد کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ افعال ہیں جو عبادت سے زائد ہیں حکم شرعی نہیں۔ سنن ہدیٰ اور مؤکدۃ کو حکم تو پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ ان کا چھوڑنا قابل ملامت ہے، اور سنن عادیہ یا سنن زوائد کا حکم یہ ہے کہ ان کا کرنا باعث ثواب اور ان کا چھوڑنا قابل ملامت نہیں، لہٰذا اس حکم میں یہ مستحب کے برابر ہیں چنانچہ شرح الوقایہ میں ہے:

ومستحبُها التَّيامن أي الابتداءُ باليمينِ في غسلِ الأعضاء ، فإن قلتلا شكَّ أنَّ النَّبيَّ -صلى الله عليه وسلم -واظبَ علي التَّيامنِ في غسلِ الأعضاء ولم يروِ أحدٌ أنَّهُ بدأ بالشِّمال، فينبغي أن يكونَ سنَّة .قلتُ: السنه ما واظب عليه النَّبيُّ -صلى الله عليه وسلم -مع التَّركِ أحياناً، فإن كانت المواظبةُ المذكورةُ على سبيلِ العبادةِ فسننُ الهدى، وإن كانت على سبيلِ العادةِ فسننُ الزَّوائد، كلبسِ الثِّياب، والأكلِ باليمن، وتقديمِ الرِّجلِ اليُمنى في الدُّخول، ونحو ذلك .وكلامُنا في الأوَّل، ومواظبةُ النَّبيِّ -صلى الله عليه وسلم - على التَّيامنِ كانت من قبيلِ الثَّاني، ويفهمُ هذا من تعليلِ صاحبِ الهداية بقولِه:إنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّيامُنَ فِي كُلِّ شَيء ، حَتَّى التَّنَعُّلِ والتَّرَجُّل. (شرح الوقاية، كتاب الطهارة)

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

قوله :فإن كانت الخ؛ حاصل الجواب أنّ ما واظبَ عليه الرسولُ على قسمين :أحدهما :سنّة الهدى، ويقال لها :السنّة المؤكّدة، وهي التي يلامُ تاركها، وهي إنّما تكون بالمواظبةِ على وجه العبادة، وثانيهما :السنةُ الزائدة، وهي التي واظبَ عليها على سبيلِ العادة، وهي تساوي الاستحبابَ في أنّه يثابُ عليها ولا يلامُ تاركها، والمواظبةُ على التيامنِ من القسمِ الثاني، فلا يكون سنّة مؤكّدة بل مستحبّاً.السنة نوعان :سنة الهدى وتركها يوجب إساءة وكراهية، كالجماعة والأذان، والإقامة ونحوها، وسنة الزوائد وتركها لا يوجب ذلك كسنن النبي -صلى الله عليه وسلم -في لباسه وقيامه وقعوده .كما في التنقيح. قوله :وإن كانت؛ أي المواظبةُ المذكورةُ، وفيه أنّه يقتضي أن يكون التركُ أحياناً معتبراً في سننِ الزوائد،

فيلزم أن يخرجَ التيامنُ عنها إذ لم يثبتْ تركُهُ كما مرّ، والتحقيقُ أنّ الترکَ ليس بضروریّ لا فی سننِ الهدی ولا فی سننِ الزوائد، وإنّما الفرقُ بينهما بالعبادة والعادة.

(عمدة الرعاية بتحشية شرح الوقاية، كتاب الطهارة،سنن الوضوء) .

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ سنن عبادت اور سنن عادت کی اس تقسیم میں سنن غیر مؤکدۃ اور مستحبات شامل نہیں، بلکہ اس میں صرف سنن مؤکدۃ اور سنن عادیہ شامل ہیں، لہذا سنن غیر مؤکدۃ کا ترک موجب عتاب نہیں۔

پوری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ عبادت کی تقسیم ہو یا مطلقاً نبی کریم ﷺ کے افعال کی تقسیم کی جائے دونوں میں سنن ہدیٰ ایک ہی ہیں، اور وہ ہیں وہ افعال جن پر حضور اقدس ﷺ نے بطور عبادت ہونے کہ اس طرح مواظبت فرمائی ہو کہ انہیں کبھی بغیر عذر کے ترک نہ فرمایا ہو، اور ان میں وجوب کوئی قرینہ نہ پایا جائے، ان ہی کو سنن مؤکدۃ کہا جاتا ہے۔ البتہ سنن زوائد دونوں تقسیموں میں الگ الگ ہیں، پہلی تقسیم میں سنن زوائد سے مراد سنن غیر مؤکدۃ ہے، یعنی وہ افعال جن پر حضور اقدس ﷺ نے بطور عبادت ہونے کے اس طرح مواظبت فرمائی ہو کہ انہیں بغیر عذر کہ کبھی کبھار ترک بھی فرمایا ہو۔ اور دوسری تقسیم میں سنن زوائد سے مراد سنن عادیہ ہیں، یعنی وہ افعال جن پر حضور اقدس ﷺ نے بطور عادت کے مواظبت فرمائی ہو، ان کا درجہ اور حکم مستحب والا ہے۔

واضح رہے کہ سنت کی مذکورہ تقسیم اور تعریف فقہاء کی اصطلاح کے مطابق ہے، جبکہ اصولیین اور محدثین کی اصطلاح میں سنت حضور اقدس ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کو کہتے ہیں جو کہ امور طبعیہ میں سے نہ ہوں، چنانچہ ابن امیر الحاج فرماتے ہیں:

الباب الثالث (السنة) وهی لغة (الطريقة المعتادة) محمودة كانت أو لا ومن ثمة قال صلى الله عليه وسلم من سن فی الإسلام سنة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص من أجورهم شیء ومن سن سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من غير أن ينقص من أوزارهم شیء رواه مسلم (وفی الأصول قوله عليه السلام وفعله وتقريره) مما ليس من الأمور الطبيعية وكأنه لم يذكره للعلم به ثم منهم كالبيضاوی من لم يذكر التقرير لدخوله فی الفعل لأنه كف عن الإنكار والكف فعل وقيل القول فعل أيضا فلو تركه جاز اللهم إلا أن يقال اشتهر إطلاق الفعل مقابلا له فيجب ذكره دفعا لتوهم الاقتصار عليه (وفی فقه الحنفية ما واظب على فعله مع ترک ما بلا عذر) فقالوا مع ترک ما بلا عذر

(التقرير والتحبير فی علم اصول الفقه،الباب الثالث السنة،ج۲ ص۲۹۷)

علامہ تفتازانی نے اس کی مزید وضاحت یوں فرمائی ہے کہ لغت میں سنت کا معنیٰ ہے طریقہ اور عادت اور اصطلاح میں اس کا

اطلاق عبادات نافلہ (یعنی وہ عبادات جو فرض اور واجب نہ ہوں) کے بارے میں اور ادلہ کے بارے میں قرآن کے علاوہ جو قول یا فعل یا تقریر حضور اقدس ﷺ سے صادر ہوئی ہو وہ مراد ہوتی ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

قوله الركن الثاني في السنة وهي في اللغة الطريقة والعادة وفي الاصطلاح في العبادات النافلة وفي الأدلة وهو المراد هاهنا ما صدر عن النبي عليه السلام غير القرآن من قول ويسمى الحديث أو فعل أو تقرير. (شرح التلويح على التوضيح،الركن الثاني السنة)

اور اس سے تو یہ بات معلوم ہوئی کہ سنت پر نفل اور مندوب کا اطلاق بھی ہوتا ہے، جیسا کہ فقہاء کثرت سے سنن پر نوافل کا اطلاق کرتے ہیں، اسی طرح نوافل اور مندوب پر بھی سنت کا اطلاق ہوتا ہے، چنانچہ علامہ شامی فرماتے ہیں:

(قَوْلُهُ :وَيُسَمَّى مَنْدُوبًا وَأَدَبًا) زَادَ غَيْرُهُ وَنَفْلًا وَتَطَوُّعًا، وَقَدْ جَرَى عَلَى مَا عَلَيْهِ الْأُصُولِيُّونَ، وَهُوَ الْمُخْتَارُ مِنْ عَدَمِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُسْتَحَبِّ وَالْمَنْدُوبِ وَالْأَدَبِ كَمَا فِي حَاشِيَةِ نُوحٍ أَفَنْدِي عَلَى الدُّرَرِ؛ فَيُسَمَّى مُسْتَحَبًّا مِنْ حَيْثُ إنَّ الشَّارِعَ يُحِبُّهُ وَيُؤْثِرُهُ، وَمَنْدُوبًا مِنْ حَيْثُ إنَّهُ بَيَّنَ ثَوَابَهُ وَفَضِيلَتَهُ؛ مِنْ نَدْبِ الْمَيِّتِ :وَهُوَ تَعْدِيدُ مَحَاسِنِهِ، وَنَفْلًا مِنْ حَيْثُ إنَّهُ زَائِدٌ عَلَى الْفَرْضِ وَالْوَاجِبِ، وَيَزِيدُ بِهِ الثَّوَابُ، وَتَطَوُّعًا مِنْ حَيْثُ إنَّ فَاعِلَهُ يَفْعَلُهُ تَبَرُّعًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُؤْمَرَ بِهِ حَتْمًا اهـ مِنْ شَرْحِ الشَّيْخِ إسْمَاعِيلَ عَلَى الْبُرْجَنْدِيِّ وَقَدْ يُطْلَقُ عَلَيْهِ اسْمُ السُّنَّةِ وَصَرَّحَ الْقُهُسْتَانِيُّ بِأَنَّهُ دُونَ سُنَنِ الزَّوَائِدِ.

(رد المحتار، سنن الوضوء ،مطلب لافرق بين المندوب والمستحب والنفل والتطوع).

دوسرا یہ معلوم ہوا کہ فرض اور واجب عبادات کے علاوہ عبادات میں آپ کے اقوال، افعال اور تقریر کو بھی سنت کہا جاتا ہے، انعال کے بارے میں سنت مؤکدۃ اور غیر مؤکدۃ کی تفصیل ماقبل صفحات میں ذکر کردی گئی ہے، البتہ آپ کے اقوال اور افعال و تقریر میں سے کس سے سنت مؤکدۃ کس سے غیر مؤکدۃ اور کس سے استحباب ثابت ہوگا، اور کس سے اباحت ثابت ہوگی اس کا ہر قول اور تقریر اور اس کے سیاق وسباق کو دیکھ کر فیصلہ کیا جاسکتا ہے، اس کے بارے میں کوئی لگا بندھا اصول نہیں مقرر کیا جاسکتا، مثلاً آپ نے کسی کا کام کا امر یا نہی کی ہے تو امر اور نہی متعدد معنیٰ کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اس وجہ سے اس سے وجوب کے علاوہ کوئی معنیٰ اس کے سیاق وسباق کو دیکھ کر متعین کی جائے گا۔

اس کے علاوہ اس قول یا تقریر کے ثبوت اور دلالت سے بھی کسی حکم کو ثابت کرنے میں فرق پڑے گا، اگر وہ قول یا تقریر ظنی الثبوت ظنی الدلالت ہے تو اس سے سنت اور استحباب ثابت ہوتا ہے۔ پھر اس قول کے الفاظ، طرز وقرائن وغیرہ کو دیکھ کر سنت مؤکدۃ اور

غیر مؤکدۃ اور استحباب کا فیصلہ کیا جائے گا، چنانچہ علاء الدین عبدالعزیز بن احمد البخاری فرماتے ہیں:

فَإِنَّ الْأَدِلَّةَ السَّمْعِيَّةَ أَنْوَاعٌ أَرْبَعَةٌ :قَطْعِيُّ الثُّبُوتِ وَالدَّلَالَةِ كَالنُّصُوصِ الْمُتَوَاتِرَةِ ، وَقَطْعِيُّ الثُّبُوتِ ظَنِّيُّ الدَّلَالَةِ كَالْآيَاتِ الْمُؤَوَّلَةِ ، وَظَنِّيُّ الثُّبُوتِ قَطْعِيُّ الدَّلَالَةِ كَأَخْبَارِ الْآحَادِ الَّتِي مَفْهُومُهَا قَطْعِيٌّ وَظَنِّيُّ الثُّبُوتِ وَالدَّلَالَةِ كَأَخْبَارِ الْآحَادِ الَّتِي مَفْهُومُهَا ظَنِّيٌّ فَبِالْأَوَّلِ يَثْبُتُ الْفَرْضُ وَبِالثَّانِي وَالثَّالِثِ يَثْبُتُ الْوُجُوبُ وَبِالرَّابِعِ يَثْبُتُ السُّنَّةُ وَالِاسْتِحْبَابُ لِيَكُونَ ثُبُوتُ الْحُكْمِ بِقَدْرِ دَلِيلِهِ .

(كشف الأسرار عن اصول فخر الاسلام البزدوى ،باب معرفة احكام الخصوص ج ۱ ص ۲۲۶) .

(۲)...... سنت مؤکدۃ کو اگر عذر کی وجہ سے ترک کیا جائے مثلاً سفر یا مرض یا تھکاوٹ کی وجہ سے ترک کیا جائے یا بغیر عذر کے کبھی کبھار ترک کر دیا جائے تو عتاب ملامت اور گناہ نہیں، اگر بغیر عذر کے اس کے ترک پر اصرار و استمرار کیا جائے تو یہ موجب عتاب اور گناہ ہے، اس پر بدنی سزا نہیں، البتہ اگر سنت مؤکدۃ ایسی ہے جو کہ شعائر اسلام میں سے ہے اس کو اجتماعی طور پر ترک کیا جائے مثلاً اذان یا جماعت کو اجتماعی طور پر ترک کیا جائے یا عام سنت مؤکدہ کو ایسے انداز سے ترک کیا جائے جس سے اس کا استخفاف لازم آئے تو اس پر حاکم مناسب تعزیری سزا دے سکتا ہے۔ چنانچہ علامہ شامی فرماتے ہیں:

وَمَا فِي الزَّيْلَعِيِّ مُوَافِقٌ لِمَا فِي التَّلْوِيحِ حَيْثُ قَالَ :مَعْنَى الْقُرْبِ إِلَى الْحُرْمَةِ أَنَّهُ يَتَعَلَّقُ بِهِ مَحْذُورٌ دُونَ اسْتِحْقَاقِ الْعُقُوبَةِ بِالنَّارِ؛ وَتَرْكُ السُّنَّةِ الْمُؤَكَّدَةِ قَرِيبٌ مِنَ الْحُرْمَةِ يَسْتَحِقُّ حِرْمَانَ الشَّفَاعَةِ اهـ .وَمُقْتَضَاهُ أَنْ تَرْكَ السُّنَّةِ الْمُؤَكَّدَةِ مَكْرُوهٌ تَحْرِيمًا لِجَعْلِهِ قَرِيبًا مِنَ الْحَرَامِ، وَالْمُرَادُ سُنَنُ الْهُدَى كَالْجَمَاعَةِ وَالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فَإِنَّ تَارِكَهَا مُضَلَّلٌ مَلُومٌ كَمَا فِي التَّحْرِيرِ وَالْمُرَادُ التَّرْكُ عَلَى وَجْهِ الْإِصْرَارِ بِلَا عُذْرٍ وَلِذَا يُقَاتِلُ الْمُجْمِعُونَ عَلَى تَرْكِهَا لِأَنَّهَا مِنْ أَعْلَامِ الدِّينِ، فَالْإِصْرَارُ عَلَى تَرْكِهَا اسْتِخْفَافٌ بِالدِّينِ فَيُقَاتَلُونَ عَلَى ذَلِكَ ذَكَرَهُ فِي الْمَبْسُوطِ، وَمِنْ هُنَا لَا يَكُونُ قِتَالُهُمْ عَلَيْهَا دَلِيلًا عَلَى وُجُوبِهَا وَ تَمَامُهُ فِي شَرْحِ التَّحْرِيرِ تَأَمَّلْ.

(رد المحتار الحظر والاباحة) .

وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِي الْمِصْرَيْنِ عَلَى تَرْكِ السُّنَّةِ بِالْقِتَالِ وَأَبُو يُوسُفَ بِالتَّأْدِيبِ اهـ(رد المحتار،واجبات الصلاة) .

علامہ حصکفی فرماتے ہیں:

(وَ) الْأَصْلُ أَنَّ (الْخِتَانَ سُنَّةٌ) كَمَا جَاءَ فِي الْخَبَرِ (وَهُوَ مِنْ شَعَائِرِ الْإِسْلَامِ) وَخَصَائِصِهِ (فَلَوْ اجْتَمَعَ أَهْلُ بَلْدَةٍ عَلَى تَرْكِهِ حَارَبَهُمْ) الْإِمَامُ فَلَا يُتْرَكُ إلَّا لِعُذْرٍ. (الدر المختار مع حاشیة رد المحتار مسائل شتی)

علامہ موصلی فرماتے ہیں:

(الجماعة سنة مؤكدة) قال عليه الصلاة والسلام ' :الجماعة من سنن الهدى 'وقال عليه الصلاة والسلام ' :لقد هممت أن آمر رجلا يصلي بالناس ثم أنطلق إلى قوم يتخلفون عن الجماعة فأحرّق عليهم بيوتهم 'وهذا أمارة التأكيد ، وقد واظب عليها صلى الله عليه وسلم. فلا يسع تركها إلا لعذر ، ولو تركها أهل مصر يؤمرون بها ، فإن قبلوا وإلا يقاتلون عليها لأنها من شعائر الإسلام .

(الاختيار لتعليل المختار، كتاب الصلاة،فصل في الجماعة) .

علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں:

(قَوْلُهُ :سُنَّ لِلْفَرَائِضِ) أَيْ سُنَّ الْأَذَانُ لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْجُمُعَةِ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ قَوِيَّةٌ قَرِيبَةٌ مِنْ الْوَاجِبِ حَتَّى أَطْلَقَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْوُجُوبَ وَلِهَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ لَوْ اجْتَمَعَ أَهْلُ بَلَدٍ عَلَى تَرْكِهِ قَاتَلْنَاهُمْ عَلَيْهِ وَعِنْدَ أَبِي يُوسُفَ يُحْبَسُونَ وَيُضْرَبُونَ وَهُوَ يَدُلُّ عَلَى تَأَكُّدِهِ لَا عَلَى وُجُوبِهِ؛ لِأَنَّ الْمُقَاتَلَةَ لِمَا يَلْزَمُ مِنْ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تَرْكِهِ مِنْ اسْتِخْفَافِهِمْ بِالدِّينِ بِخَفْضِ أَعْلَامِهِ؛ لِأَنَّ الْأَذَانَ مِنْ إعْلَامِ الدِّينِ كَذَلِكَ. (البحر الرائق،باب الأذان) .

اذان، جماعت اور ختنہ سب سنن مؤکدہ ہیں، لیکن چونکہ شعائر اسلام میں سے ہیں اور ان کے اجتماعی طور پر ترک کرنے سے چونکہ اس سنت کا استخفاف لازم آتا ہے اس وجہ سے تارکین کے ساتھ قتال، حبس، ضرب اور تادیب کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کی مزید تائید اس عبارت سے ہوتی ہے:

وَذَكَرَ فِي الْمَبْسُوطِ قَالَ مَكْحُولٌ :السُّنَّةُ سُنَّتَانِ سُنَّةٌ أَخْذُهَا هُدًى وَتَرْكُهَا لَا بَأْسَ بِهِ كَالسُّنَنِ الَّتِي لَمْ يُوَاظِبْ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَسُنَّةٌ أَخْذُهَا هُدًى وَتَرْكُهَا ضَلَالَةٌ كَالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَصَلَاةِ الْعِيدِ .وَعَلَى هَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ :إذَا أَصَرَّ أَهْلُ مِصْرٍ عَلَى تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ أُمِرُوا بِهِمَا فَإِنْ أَبَوْا قُوتِلُوا عَلَى ذَلِكَ بِالسِّلَاحِ كَمَا يُقَاتَلُونَ عِنْدَ الْإِصْرَارِ عَلَى تَرْكِ الْفَرَائِضِ وَالْوَاجِبَاتِ .وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ الْمُقَاتَلَةُ بِالسِّلَاحِ عِنْدَ تَرْكِ الْفَرَائِضِ وَالْوَاجِبَاتِ فَأَمَّا السُّنَنُ فَإِنَّمَا يُؤَدَّبُونَ عَلَى تَرْكِهَا ، وَلَا

يُقَاتَلُونَ عَلَى ذَلِكَ لِيَظْهَرَ الْفَرْقُ بَيْنَ الْوَاجِبِ وَغَيْرِهِ .وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ مَا كَانَ مِنْ أَعْلَامِ الدِّينِ فَالْإِصْرَارُ عَلَى تَرْكِهِ اسْتِخْفَافٌ بِالدِّينِ فَيُقَاتَلُونَ عَلَى ذَلِكَ لِهَذَا .(کشف الاسرار،اقسام العزیمة) .

واضح رہے کہ اس انداز سے سنت کو ترک کرنا کہ جس سے سنت سے اعراض کی صورت پیدا ہو تو اس سے انسان فاسق ہو جاتا ہے اور اس کی شہادت قابل قبول نہیں رہتی۔ چنانچہ علامہ موصلی فرماتے ہیں:

قال :(وتقبل شهادة الأقلف) لأن ترك السنة لا يوجب الفسق إلا إذا تركه رغبة عنالسنة ، ولو تركه بعدما كبر لا يفسق لأنه تركه صيانة لمهجته لا رغبة عن السنة .(الاختيار لتعليل المختار كتاب الشهادات ج ٢ص ١٦٠) .

والله سبحانه وتعالى أعلم .

منظور احمد

دارالافتاء ادارہ غفران راولپنڈی

۱۴۳۲/۵/۳۰ھ، ۶مئی ۲۰۱۱

......☆☆☆☆☆......